Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.D.29.
16. D 29

ج — ہوا و آتش مین ملجاتا ہی کیونکہ ہوا و آتش تت پرمیشر کے سوچھم روپ مین
اسی وجہ سے بید مین لکھا ہی کہ وگہ شکہ صرف من و بدہ کو حاصل ہوتا ہی

از نتائج افکار مؤلف کتاب تاریخ سمبت ۱۹۳۸

بنا جب یہ گلدستہ طرز خوب	ہلو بہر احباب یہ باغ فیض
ہوئی جستجو سال سمبت مجھے	ندا غیب آئی کہ کہہ باغ فیض

خاتمۃ الطبع

پرمیشر کے کرپا سے ترجمہ پوتھی موکش گیان جسمین بطور سوال و جواب دہرم گیان کی باتون کو بہت عمدگی سے فراہم کیا ہی مصنفہ بڑے بدہ مان منشی جی گوپال صاحب کی یہ پوتھی باراول مطبع مین چھپی بڑی خواہش سے کی اب بار دوم حسب طلبگاری طالبان اسی مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنئو سمبت ۱۹۴۰ مطابق ماہ مارچ ۱۸۸۴ع موافق ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ھ کے چھپکر طیار ہوئی۔

ج ۔ یہ محض غلط فہمی ہی جسم مین جیو کے پیدا کرنے کی شکت بجز پرمیشر کے کسی کو نہین ہی ہرگز اعتدال عناصر سے جیو پیدا نہین ہوتا کیونکہ عناصر کے یکجا قائم کر دینے اور اُسمین جیو متفید کرنے کی شکت بجز پرمیشر کے کسی کو بھی نہین مثال چراغ کی بھی صحیح نہین ہی کیونکہ چراغ و روغن و فتیلہ و آتش تو دو ہی تت ہوے آب و ہوا دو تت اُسمین شامل نہین تو بیان تمہارا صحیح نہین ہی اگر اربعہ عناصر کا ملنا خواہ علیحدہ ہونا انسان کے اختیار مین ہوتا تو انسان بھی ہزارون طرح کے جانور و آدمی حسب خواہش اپنے بنا لیا کرتا کیونکہ بقول تمہارے جیو تو اربعہ عناصر کے یکجا ہونے سے آہی جاتا ہی پس معلوم کرنا چاہیے کہ یہی سب قدرت خدا ہی جو انسان کے اختیار سے باہر ہی دیکھو بھرنگی ایک کیڑا ہی کہ جو غیر قسم کے کیڑے کو مار کر اپنے گھر مین رکھ دیتی ہی اور وہ مردہ کیڑا جاندار ہو کر اوسی کیڑے کا روپ ہو جاتا ہی تمکو تو اول کیڑے کی برابر بھی شکت نہین ہی پس سمجھ لو کہ یہ سب شکت سواے پرمیشر کے اور کسی کو نہین ہی۔

س ۔ روح جسم مین ایک ہی یا بہت اگر ایک ہی تو ایک جزو جسم کے کٹ جانے سے سارا جسم فوت کیون نہین ہوتا اور سر و شکم کے کٹ جانے سے کیون جسم فوت ہو جاتا ہی

ج ۔ روح جسم مین روم روم مین ملی رہتی ہی جیسے پانی دُود مین ملجاتا ہی ویسی ہی جسم مین روح خون کے ساتھ ہر جزو جسم مین ملی رہتی ہی ایک جزو جسم کے کٹنے سے سارا جسم فوت نہین ہوتا ہے اوپر بیان کیا ہی کہ روح مین دو شکت ہی ایک من دوم بدھ من کا مقام اندر شکم کے جہان سے دم آتا جاتا ہی اور بدھ کا مقام اندر سر کے ہی جب ان دونو مقام مین خلل آویگا تب سارے جسم مین روح نہ رہ سکیگی کیونکہ روح کی شکت جاتی رہی تو جسم مین کوئی جزو ہو روحانی نہین رہ سکتا۔

س ۔ کٹے ہوے جسم مین جو رہتا ہی وہ کیا ہوتا ہی۔

ج۔ اسمین کچھ شک نہین جیو پرمیشر کے انس کا ہی ور پرمیشر بانی تمام عالم کا ہی اور پرمیشر کی اچھا کرکے جو مایا کے قابو مین ہوگیا ہی اُسکو اس طرح پر سمجھنا چاہیے کہ پرمیشر عالم و قادر یعنی سرب شکت مان ہی اور سنسار کو اپنی اچھا کرکے ایک طلسم بنا رکھا ہی اور ایک آئین اُسکے واسطے قائم کر رکھا ہی کہ جو جیو تن دھاری ہوگا وہ مایا کرکے نادان رہیگا اور من و بدھ کے زور سے فعل نیک و بد کو جان کے مایا کو دور کرکے مُکت پراپت ہوجایا کریگا نیک وہی فعل ہی کہ جس سے جیو مایا سے چھوٹ جاوے اور بد وہی فعل ہی کہ جس سے سنسار مین رہنا پڑے۔

س۔ اس سے ثابت ہوا کہ پرمیشر جان بوجھ کے کرم کراتا ہی۔

ج۔ پرمیشر نے مایا کا انتر اسیواسطے ڈال رکھا ہی کہ سنسار ناخواہش اُسکی قائم رہی ورنہ اُسکے عالم ہونے مین کیا شک ہی یہ بات کس طرح ہی کہ جیسے سرکار نے ایک قانون جاری کر دیا ہی اور اُسمین یہ قید لگا دی ہی کہ اگر بیدخلی بارہ برس کے اوپر ہوجائیگی تو نہ سنی جائیگی بس ظاہر ہی کہ سرکار جانتی ہی کہ آگے سے قبضہ اُسکا چلا آتا تھا مگر بارہ برس سے بیدخل ہی تو سرکار پابند اپنے آئین کی رہیگی اُسی طرح اگر پرمیشر اپنے قانون کو رد کر دیوے تو گویا سنسار ہی کو نیست و نابود کر دیا لیکن جبوقت اُسکی اچھا ہوگی نیست و نابود کر دینے مین کیا دیر ہی پس جب تک اچھا پرمیشر کی ہی سنسار قائم ہی تب تک جیو فعل نیک کرکے مُکت حاصل کیا کریگا ورنہ سنسار مین رہنا پڑیگا اور اسی حالت مین اگر جیو مُکت نہ حاصل کرے تو اُسمین پرمیشر کا کیا لگا وہی۔

س۔ جیو کیا شے ہی یہ تو اعتدال عناصر سے روشنی پیدا ہوکر اُسی کی افراط و تفریط سے قائم ہوجاتی ہی۔

فقیر نے کہا کہ جب سونا تب اپنے دونون ہاتھون مین سیاہی لگا رکھنا جب وہ شیطان تمھارے پاس آوے تب جلدی سے اوسکے مُنھ مین سیاہی ہاتھ کی لگا دینا تو وہ پھر تمھارے پاس نہین آویگا اُسنے ایسا ہی کیا تھا جب معلوم ہوا کہ شیطان آیا تب اُسنے سیاہی اپنے ہاتھ کی اپنے ہی منھ مین خوب ملی ــ پس سوچنا چاہیے کیون ملنا ہاتھ کا اُسکو معلوم نہوا کیونکہ جیو تو موجود تھا پس ظاہر ہی کہ من وبدھ نے اُسوقت اپنے ہی منھ کو شیطان کا منھ شمار کر لیا تھا ورنہ ضرور اُسکو اسپرس ہاتھ کا اپنے منھ پر معلوم ہو جاتا مثل دیگر اکثر تمنے دیکھا ہوگا کہ بہت عورت و مرد من و بدھ کے کارن سے ہاتھ و پیر و سر ہلانے لگتے ہین اور اپنے جسم کو غیر کا جسم مان لیتے ہین اپنے ہی منھ سے اپنے جسم کو جواب دینے لگتے ہین اُسوقت اسقدر زور کرتے ہین کہ بڑی بڑی چوٹ کھا جاتے ہین تو کیون نہین اُنکو معلوم ہوتا اور جب ہوش مین آتے ہین تب چوٹ کے صدمہ سے نہایت تکلیف اُٹھاتے ہین دو دو تین تین روز تک درد جسم مین حیران رہتے ہین پس ظاہر ہی کہ جب من و بدھ سے مایا کے اشتباہات دور ہو جاوینگے تب البتہ جیو دُکھ سے خلاصی پاکر پرمیشر کو پراپت ہو جائیگا ــ

س ــ اگر یہ بات صحیح ہی تو کیون پرمیشر نے جیو یعنی اپنے انس کو مایا کے بس مین ڈال دیا جو اسقدر دُکھ سُکھ بھوگ کرتا ہی ــ

ج ــ یہ ایک اچھا پرمیشر کی ہی اگر ایسا نکرتا تو یہ کرشمہ دنیا کا کیونکر نمود ہوتا ــ

س ــ اس بیان سے واضح ہوا کہ پرمیشر نے جیو کو اپنی شکت سے ہر ایک جسم مین حلول کیا تو اُسکو مختار فعل نیک و بد کا کیون کیا بلکہ ثابت ہوا کہ نیک و بد دونون کا بانی الشیر ہی ــ

پرمیشر مین مل جاوے۔ دُکھ وہی بندھن مایا کا ہی۔

س۔ ایک شخص کو کھانا بھیکھ مانگنے سے کچھ ملتا ہی یہ دُکھ ہی اور اُسی کو ہر روز روٹی کھانیکو ملنے لگے تو یہ کیا دُکھ سُکھ نہین کہلاویگا۔

ج۔ جسکو اب کھانا ملنا تم بیان کرتے ہو اُسکو اب مخمل کا گدا بھی سونے و آرام کرنے کے واسطے ملا و خدمتی لوگ بھی مل گئے تو کھواب کسکو دُکھ قرار دیگے اور کسکو سُکھ کہوگے پس تصور کرنا چاہیے کہ یہ سُکھ نہین کہلاویگا سُکھ وہی ہی کہ جیو مایا سے چھوٹ کے ایک ہی اکھنڈ سُکھ روپی پرمیشر مین ملجاوے۔

س۔ یہ سُکھ دُکھ کسکو پراپت ہوتا ہی۔

ج۔ جیو مین دو شکت ہین ایک من و ایک بدھ اُسی من و بدھ کو پراپت ہوتا ہی۔

س۔ ہرگاہ من و بدھ کو دُکھ سُکھ پراپت ہوتا ہی تو جیو سے کیا واسطہ اور جیو سے واسطہ نہین ہا تو سرگ و نرک کا گمان بے حقیقت ہو جاتا ہی۔

ج۔ لاعلمی کے باعث سے بے حقیقت معلوم ہوتا ہی ورنہ اُسی جیو کی شکت من و بدھ ہین اور جیو ایشر کی مایا مین دیہی پا کرنادان ہو رہا ہی سوا ے پرمیشر کے دوسرے کسی کو کسی کے تن مین جیو کے پیدا کرنے کی شکت نہین ہی اور پانچون تت بھی ایشر کے سُو جیھم روپ کہلاتے ہین جب جیو مایا کے بس مین پڑا تو وہ صرف من و بدھ کے زور سے کچھ واقف ہو سکتا ہی دیکھو آدمی جب سوتا ہی جیو تن مین موجود رہتا ہی اگر اُس وقت اُس جسم سے کوئی شخص ٹوپی یا زیور اُتار لیوے تو کیون جیو کو خبر نہین ہوتی پس ظاہر ہی کہ مایا کے باعث سے اُسکو مطلق خبر نہین ہی اور جب جاگتا رہتا ہی تب من و بدھ کو بھی خبر صرف وہان تک ہی جہان تک دخل اندریون کا ہی ایشر کے اسرار کو بھی نہین جان سکتے۔

مثال۔ ایک شخص نے ایک فقیر سے سوال کیا کہ ایک شیطان مجکو خواب مین ستاتا ہی

ج - سنسار سب اُسی کی اچھا سے اوتپت ہوا اور اُسمین ہیشک لے ہوگا
اس طرح کہ جس طرح مکڑی نے اپنے پیٹ سے سوت نکال کے جالا بنایا
جب اُسکی اچھا ہوتی ہی۔ اسوقت اُس سوت کو کھا جاتی ہی۔
س - وہ مکڑی کا جالا تو مکڑی کہلاتا ہی نہین اور اسیطرح یہ سنسار برمھ۔
ج - یہ بھول ہی کہ اُسکو مکڑی نہین کہتے کیونکہ وہ چنیر تو اُسی سے
پیدا ہی اسی طرح یہ سنسار۔ اُسکو برمھ کہنا چاہیے۔

مکتی کسطرح ہوگی اور جیو برمھ مین کسطرح ذہوگا

س - جیو برمھ مین کس طرح ذہوگا۔
ج ۱ جبوقت سر پر چھوٹیگا اسوقت جیو اسطرح برمھ مین ملیگا مثلاً
ایک گھڑے مین پانی ہی اور اُسمین سورج کا پرتوہ پڑرہا ہی جب پانی ڈال دوگے
تو بتلاؤ وہ روشنی یعنی پرتوہ اصل سورج مین مل جائیگا کہ نہین اسیطرح جیو
بھی اُسمین ملیگا۔
۲ دوسری طرح مثلاً ایک گھڑا اٹھا رکھا تو اُسکے بھیتر بھی آکاس ہوا
جب اُسے توڑ دیا تو اصل آکاس مین ملا یا نہین اور جیسے ایک مکان ہی
اُسکے اندر بھی آکاس ہی جب اُس چھت کو توڑ دوگے اسوقت وہ آکاس
اصل آکاس مین مل جائیگا اسیطرح یہ جیو برمھ مین مل جائیگا۔

سوالات وجوابات موقع

س - سرگ و نرک کیا چیز ہی۔
ج - سکھ سرگ ہی اور دکھ نرک ہی۔
س - سکھ کسکو ماننا چاہیے اور دکھ کسکو کہنا چاہیے۔
ج - سکھ اسکا نام کہ جیو مین بدھ کی مایا یعنی سنسار کے بندھن سے چھوٹ کے

س ۔ جب ہم کرتا ہی نہو ئے تو ہمکو اندریون کا کرم کیون بھوگ کرنا ہوگا اندری جو چاہین سو کرین ۔

ج ۔ ہم بھی یہی کہتے ہین کہ اُس اندری کے کام سے جیو کو دُکھہ سکھ نہ معلوم ہو یعنے سکھ دُکھ کی برداشت ہو کہ جسکا نام تتکشا ہی وہ بھی ہم کھٹ سمپٹ مین تبلا چکے ہین ۔

س ۔ یہ بات کیونکر معلوم ہو کہ اُسی جیو کو اندریون کے کام کا مزہ ملتا ہی ۔ اور اُسیکے اشارہ سے اندری کام کرتی ہین ۔

ج ۔ خیال کرو کہ جب سریر سے جیو نکل جاتا ہی اسوقت اندری کیون نہین کام کر سکتی غرضکہ اسی کے ست مین یعنی روشنی مین اندری کام کرتی ہین ۔

س ۔ یہ بات کس طرح ثابت ہو کہ اب جیو کو دکھ سکھ کی برداشت ہو گئی ہی ۔

ج ۔ یہی پہچان ہی کہ کوئی اندری زور نکر سکے اور سکھ دُکھ کی تمیز نہ ہی ۔

برمھ کی پہچان اور تفاوت جیو آتمان اور پرماتما مین

س ۔ برمھ کا کیا آکار ہی اور کس صورت کا ہی اور کس طرح سنسار مین بیاپک ہی اور جیو آتمان اور پرماتمان مین کیا فرق ہی ۔

ج ۔ برمھ کا کچھ آکار نہین نہ صورت بیاپک اس طرح ہی جیسے آکاس کہ دیکھو سب مین ہی اور جیو آتمان اور پرماتمان مین مثلاً سورج کہ اگر ہزار گھڑے پانی کے بھر کر رکھو تو سب مین پرتوہ ہوگا اور پرتوہ کیا کہ سورج ہی معلوم ہوگا دراصل دیکھو تو وہی ایک ہی اسیطرح سریر مین اُسکا انس جیو ہی ۔

س ۔ یہ جو کہتے ہین کہ سنسار مین ست برمھ ہی ہی اور برمھ مین ہی لے ہوگا اور سنسار بھی برمھ ہی اور اوسی کی اچھا سے اوتپت ہوا اسکا مطلب سمجھائیے ۔

اسوقت اپنا روپ دیکھتا ہی۔ اگر سب سنسار کو گیان ہو جاوے تو پھر سنسار کسطرح چلے یہ سب معاملہ برمھ ہی کی اچھا سے ہی۔

س۔ سریر تو جیو کا نہین ہی۔ مارنے سے یا اور کسیطرح کے دُکھ سے اسکو کیونکر تکلیف ہوتی ہی۔

ج۔ مایا موہ اور اہنکار سے۔ جس سریر مین یہ نہو گا اُسکو تکلیف معلوم نہو گی۔

س۔ جب لڑکا پیدا ہوتا ہی۔ اور اُسکو گیان نہین ہوتا اور مایا موہ بھی نہین پھر اُسکے بدن مین کیونکر تکلیف معلوم ہوتی ہی۔

ج۔ تمنے کسطرح سے جانا کہ اُسکے سریر مین مایا موہ نہین۔ سمجھو جسکے سریر مین اسقدر بھی باتین ہونگی اُسکو تکلیف معلوم ہوگی۔

آہار۔ ندرا۔ بھے۔ میتھن۔ یہی چار باتین حیوانون مین بھی ہوتی ہین۔

س۔ اس بات کا کسطرح ثبوت اور یقین ہو کہ یہ جیو ہی اہنکار کرتا ہی۔ یا کون کرتا ہی۔

ج۔ یہ سندیہ بہاؤ اور نشچے گرو گرو کے باک سے اور شاشتر کے شبد اور پرمان سے کہ جسکا نام سردھا ہی اور گھٹ سمپٹ ہین اسکا برنن ہم کر چکے ہین۔

س۔ اگر جیو اہنکار چھوڑ دے اور اندری سب کام کرین اُسکا وہ کرتا نہ بنے تو نکتی ہو گی کہ نہین۔

ج۔ پرالبدہ بھوگ ہونے دے اور اندری کے کام سے اُسکو یعنی جیو کو سُکھ دُکھ نہ معلوم ہو تو مکتی ہو گی نہین تو پھر سریر دھارن ہو کر اُس کرم کو بھوگنا ہو گا —

اندری اکرتی ہین یہ کسطرح اس سریر مین پہنس کر جنم جنم دنیا مین آ کے پرالبدہ بھوگ کرتا ہی اور ناحق تکلیف اُٹھاتا ہی

ج — اہنکار سے کیونکہ اُسکے ست مین است بھی ہوتا ہی جیسے سورج اور چراغ کی روشنی مین اپنی وہ نہین کرتے —

س — اہنکار کسکو کہتے ہین

ج — اہنکار اُسکو کہتے ہین کہ ہمنے یہ پُن کیا یہ پاپ اس کام مین ہمکو تکلیف ہی یا آرام اور مایا موہ سے —

س — یہ اپنا روپ نہین پہچان سکتا ہی

ج — اگر یہ اپنا روپ ہی پہچانے تو کیون تکلیف اُٹھاوے اور اسطرح اپنا سروپ بھول رہا ہی کہ جیسے چار بھیڑی مین ایک شیر کا بچہ ہل ملکر رہا تھا جو وہ بھیڑیان کرتی تھین سو وہ بھی کرتا تھا اور اُنھین کے ساتھ ہر دم رہتا تھا — ایک دن اُسکی مان کسی طرح سے اُسکو پانی کے پاس لائی اور اُسکو مقابل اپنے پانی مین منھ دکھلایا جب اُسنے بھیڑی کی صورت یاد کرکے اپنے سروپ کو دیکھا تو برخلاف پایا تب بھیڑی سے علیحدہ ہوا اور ہم جنس مین جا کر ملا

اور دوسری وجہ یہ ہی کہ سفید پتھر یا آئینہ کانچ کی آڑ مین یا ملا کے کوئی چیز کسی رنگت کی رکھو تو اُس آئینہ یا پتھر کا رنگ وہی رنگ دکھلائی دیگا اصل مین وہ رنگ اُسکا ہی نہین —

س — یہ تو برہم کا انس ہی کیون اپنا روپ بھول جاتا ہی —

ج — برہم کی اچھا سے دو چیز پیدا ہوئین — بدیا اور ابدیا یعنی نرنجن — سنگرہ — نرنجن مایا روپی ہی اور من اُسکا دُوت سب پر غالب ہی اور تعینات ہی وہ روپ نہین دیکھنے دیتا اور جس کسی کو سنگرہ ملتا ہی اُسکو گیان ہوتا ہی

ج ۔ ہان کرم ایک اچھی چیز ہی کہ ایک شخص نے اپنے دل مین کہا کہ ہم
کشن کی پوجا کرکے اپنا کلیان کرینگے پھر سوچا جو کچھ پوجا کرینگے اوسکا پھل برمھا
لکھیگا اس سبب سے برمھا کی سیوا کرنی ضرور چاہیے پھر خیال ہوا کہ جو ہم
اچھا یا برا کرم کرینگے اُسیکا پھل برہما لکھیگا کچھ اُس سے اختلاف تو لکھ ہی
نہین سکتا اس سبب سے اپنا کرم ہی ایک ازم ہی مگر یہ کرم دنیا وارون کے
مفید مطلب ہی۔

س ۔ اس کرم کی پیدائش کہان سے ہی۔

ج ۔ سریر سے ہی۔

س ۔ سریر کی پیدائش کہان ہی

ج ۔ ایسی دلیلون کی بات تو بہت ہین مثلاً پوچھتے ہین کہ درخت کی پیدائش
کہانسے ہی۔ کہتے ہین کہ بیج سے پھر کہتے ہین کہ بیج کی پیدائش کہان سے۔ مگر
اصل بات یہی ہی کہ اوّل سریر اور بیج ہی ہی کیونکہ برمھ کی اچھا سے جگت پیدا ہوا تو اوّل
ایسی ہی چیزین پیدا ہوئین تمام دنیا کے کارخانہ مین یہی تین بات ہین۔
کرم ۔ کرنا ۔ کریا یعنی کارن ۔ کارن تین پرکار کا ہی ۔ سمو بایو کارن ۔
اسمو بایو کارن ۔ نمت کارن ۔ کرم ایک چیز کا نام ۔ کرتا اوسکا بنانے والا ۔
کارن اوسکے بنانے کی چیزین ۔ مثلاً ایک گھڑا ہی وہ کرم ۔ کرتا اوسکا کمھار بنانے کی
چیزین جو تین ہین تو مٹی تو سمو بایو کارن ہی اور ڈونگڑے جو ملایا گیا وہ اسمو
بایو کارن ہین اور جب چاک پر رکھکر گھڑا بنا کے درست کردیا وہ نمت کارن ہوا اسی طرح
اور بھی سمجھو

جیو کے اہنکار کے بچار مین

س ۔ یہ جیو کہ نہ اسکو بھوک ہی نہ پیاس ہی نہ شکھ نہ دکھ نہ کچھ روپ اور کرم

وہ غالب ہین اور یہ سب من کے ساتھی سوا ے ببیکھ اور بیراگ کے سب
اُسی وقت مرجاتے ہین کہ جب گھٹ سمپت شدہ ہو جاتی ہی پھر کوئی
زور کسی طرح کا نہین کر سکتا ہی مگر وہ شدہ کرنا بہت مشکل بات ہی جب تک
اسطرح کا بیکھ کر کے اپنی آتمان یعنی جیو کو نہ پہچانو گے تب ایسا حال رہیگا
جیسے دروازہ مین ایک رسّی پڑی ہی۔ کسی شخص نے اُسکو سانپ کا
شبہہ کیا اور سب جگہ مشہور کر دیا کہ دروازہ مین سانپ پڑا ہی دہشت کے
سبب سے کوئی نہین جا سکتا جب کسی نے اُسکو چراغ لیکر دیکھا
تو رسّی پائی پھر دہشت دور ہوئی اسی طرح جو کوئی اپنے جیو کو پہچان لیگا کسی طرح
کی دہشت اور تکلیف نہ رہیگی۔

س۔ ایسا کام کر کے اگر دنیا مین رہی تو کچھ ہرج تو نہین ہی۔

ج۔ دنیا مین رہنے سے کچھ ہرج نہین ہی جس حالت مین تمنے سانپ کے
دانت توڑ کر اپنے گلے مین لٹکا لیا تمکو وہ نہین کاٹ سکتا مگر اور لوگ
اُس سے دہشت کرینگے یعنے دنیا دار لوگ یہ سمجھینگے کہ یہ کیسا برمھ گیانی ہی
مگر وہ کہنا تمھارے اوپر کچھ اثر نہین کر سکتا کیونکہ تمسے کوئی کام دنیاداری کا
تعلق نہ رہا۔

دوسرا دشٹانت

مثلاً ایک سیاہ رنگ کی رسّی ہی اُسکو تمنے جلا دیا جلنے سے رنگ اور روپ
اُسکا جیسا تھا ویسا ہی بنا رہا اور لوگون کی نگاہ مین وہ رسّی بھی جیسی تھی ویسی ہی
نظر آویگی مگر تمھاری دانست مین وہ راکھ ہی اسیطرح دنیا دار لوگ تمکو جون کا تون
سمجھینگے مگر تم اور ہی چیز ہو جاؤ گے

س۔ مہاراج کرم بہت اچھی چیز ہی۔

پرم ہنس آسرم مین دو بھانتی نہین ہی وہ نہایت بسیش ہی - جو جس سے ہو سکے
وہ کرے کیونکہ وہ جیون مکتی ہی اور اسطرح سے جب سریر علحدہ ہوگا اُسوقت
مکتی پراپت ہوگی -

س - سریر مین کیا کیا چیز ہی اور کس سے بنا ہی

ج - جتنی چیزین اس سنسار مین ہین وہ سب اسی مین ہین اور ان پانچ چیزون
سے - جل - آگ - بایو - آکاس - دھرتی بنی ہی اور اسمین جیو بھی ایک ہی
اُسی کے ست سے چیتن ہی اور نرنجن کہ مایا کا مالک ہی اُسکا دوت من
سب اندریون اور سریرون کا راجہ بنکر رہا ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی -

س - من کے ساتھی کون کون ہین -

ج - چت - بدھ - اچھا - پران - من - اہنکار - اول چت ایک جگہ پر
کہین ٹھہرا - بدھ نے اس جگہ پر جو کچھ چیز ہی اُسکو تقین کیا اور بہتر و ناقص کا
تمیز کیا - پھر اچھا یعنی خواہش نے زور کیا اگر وہ چیز قابل کام پران
کے ہی اور پران کا یہ کام ہی کہ اُسکو بھوک پیاس معلوم ہوتی ہی تو اُسنے اپنا
کام کیا اور جو من کے کار آمد ہوے تو اُسنے بعد کرنے شنکلپ بکلپ کہ
اسکا کام ہی اور معنی اسکے یہ ہین کہ یہ کام یون کرنا ہوگا اسطرح سے انجام کو پہونچے گا
یعنی تدبیر اور منصوبہ کرکے اندریون کو حکم دیا - کہ اندریون نے اپنا کام
کیا پھر اہنکار یعنی غرور و خودی یہ بات جیو کو معلوم ہوتی ہی اور وہ کرتا ہی -
یعنی کہتا ہی کہ یہ کام ہمنے کیا اور خوش ہوتا ہی اور دکھ سکھ اپنے اوپر لیتا ہی -
اور من کی دو عوت ہین - پربرتی - نبرتی - پربرتی کے چھ لڑکے ہین -
کام - کرودھ - لوبھ - موہ - مدھ - متسرج - نبرتی کے دو لڑکے
ہین - ببیکھ - بیراگ - جو کہ چھ آدمی بہت ہوتے ہین اس سبب سے

ج- جتنے کارخانے دنیا مین تم دیکھتے ہو کسی مین پایداری تو نظر آتی نہین ہی اور پایداری
اوسکا نام ہی کہ جو چیز ہمیشہ رہی- سو اس دنیا مین ایسی چیز کوئی نہین اور بھائی-
بہن- مان- باپ- جورو- یہ سب اُسی وقت تک کے رشتہ مند ہین جب
تک سریر مین جیو ہی- پھر اپنا کوئی نہین اسی طرح سے سب بات مین خیال
کر دیکھو-
پھر اس سے آگے بیکنٹھ ہی اُسکا برنن نیچے ہی-

بیکنٹھ کا برنن

بیکنٹھ اُسکو کہتے ہین کہ اپنے سریر کا بچار کرے کہ کیونکر ہوا اور اس سریر مین
کون کون اپنا دشمن ہی- جو کوئی دشمن ہو اُسکو مارے اور سریر کہ مٹی کا ہی اُسکو
تھا ٹھہرا کے سب جگ مین وہی ایک برمھ بیاپک سمجھنا اور سب کو ایک ہی
برابر جاننا-
س- سب کو ایک برابر سمجھنے سے کیا یہ مطلب ہی کہ سربھنگی ہو جاے یا کیا-
ج- یہ غرض نہین ہی بلکہ یہ مطلب ہی کہ پرمارتھ مین سب کو ایک سمجھے اور
بیوہار مین دو-
س- دو ناؤ پر سوار ہونے سے کسطرح پار ہوگا اور شاید پرم ہنس آسرم مین
دو بھانتی نہین ہی-
ج- اس بات سے تو دو بھانتی ثابت نہین ہوتی کیونکہ اپنے جیو کے موافق
سب کے جیو کو یکسان سمجھنا کچھ فرق نرکھا اور سریر کو تو اپنا نہین سمجھا اُس
سریر کا جو دھرم ہی سو کرنے دو اور واضح ہو کہ جب تک سریر ہی تب تک دو ہی
سمجھکے اپنے اشٹ دیو کو اپنا پروردگار سمجھے اور جیو کا جب تک شید ا ہی وہ آپ کو
اُسکا انس گنے برمھ سمجھکے تو آپ ہی برمھ ہو جاتا ہی اور وہان بیٹھک

دش ہین - پانچ گیان اندری پانچ کرم اندری -

گیان اندری — کرم اندری

ناک - آنکھ - کان - زبان - بدن - ہاتھ - پاؤن - منھ - گودا - لنگ

اُپرتی وہ ہی کہ اُسنے اشٹ دیو کا برمھ سمجھکر پوجن کرنا اور روپ دیکھنا کہ یہی چیز ہمیشہ رہیگی اور اُس نش ہی اور آنند کہ اُنکا ست چت آنند ہوا -

تتکشا اُسکو کہتے ہین کہ جو دکھ سکھ اپنے سر پر کے اوپر آوے اوسکو برداشت کرنا

سمادھان اسکا نام ہی کہ برمھ کے دھیان مین رہنا اسطرح کہ جسطرح چراغ ایسی جگہہ مین رکھا ہوتا ہی کہ جہان ہوا کا گذر نہین تو خیال کرو کہ بتی اُسکی کیسی برابر سیدھی جلتی ہی نہ ہلتی ہی نہ جھلتی ہی اور اسی سمادھی مین سدھی ہی -

سردھا یہ ہی کہ جو گرو بتلادے اور شاشتر کا پاک سُننے اُسپر یقین لاوے اور عمل کرے - جب یہ کھٹ سمپت سدھ ہوجائیگی تب مکتی کا ادھکاری ہوگا اور جب شدھ اور نرمل ہوجائیگا اور جیو مثال آئینہ کے ہی اُسپر مایا موہ اہنکار کی کائی جم گئی ہی یہ صاف ہوجائیگی -

دوسرا دشٹانت جیو کی صفائی کا

جیو مانند چراغ ہی اور قالب مثل گھر اور اندری دش دروازہ ہین اور مایا موہ اہنکار ہوا سمجھنا چاہیے - خیال کرو کہ جس حالت مین ایک مکان کے دش دروازہ ہین اور ہوا شدت سے چلتی ہی کسطرح چراغ روشن رہکر روشنی دیگا جب دروازہ بند کر دوگے تب البتہ روشنی دلیگا ہی اسی طرح اندریون کو بس کرو تب وہ چراغ روشنی دے بھر سب کچھ نظر آویگا جب سب کارخانہ نظر آویگا تب بیراگیا ہوگا - بیراگ اوسکا نام کہ دنیا کو متھیا سمجھنا -

س - دنیا کو متھیا کسطرح سمجھنا ہوگا -

تو مراد حاصل ہوئی یعنے لڑکا پیدا ہوا۔ پانچویں یہ کہ اگر لڑکا ناخلف نکلا تو بھی ایک طرح کی تکلیف ہوئی۔ چھٹے یہ کہ اگر وہ نالائق نہ نکلا مر گیا۔ ساتوین یہ اگر وہ نہ مرا آپ ہی مر گیا تو وہ محنت رایگان گئی یا نہین۔ ایسی باتون سے سکامی کرم منع ہوا اور رہائی نکلتی غرضکہ سکام سونے کی بیڑی اور بڑا کام لوہے کی بیڑی ہین یعنے دونون چیز قید کا سامان ہے۔

س۔ سکامی کرم چھوڑ کے پھر کیا کرنا چاہیے۔

ج۔ جو اپنے برن کا دھرم ہے وہ کرنا چاہیے۔

برن کے دھرم کا برنن اور سکامی کرم کرنا

مثلاً جیسے تم شودر برن ہو تو تم کو چاہیے کہ برہمن کو اپنے ایشر کے موافق سمجھو اور مہر سے سب طرح پر شردھا رہو گرو نے جو اوپدیش دیا ہی اُس منتر کا جاپ کرو ماتا پتا کے آگیا کاری ہو اپنے بڑے کا ادب لحاظ کرو اشٹ دیو کا پوجن کیا کرو نہت نیت سے۔ اُسکے عوض کچھ پھل مت چاہو اور اگر دان پُن کی توفیق ہو نسکامی ہو کر کرو کیونکہ گرہست آسرم مین پانچ ڈنڈ ہین۔ دان کرنا۔ فقیر ابھاگت کو دینا۔ جگ کرنا۔ اپنے سنبندھیون رشتہ دارون کو جو جس موافق دینے کے لائق ہین اُنکو دینا۔ اپنا سر پالنا اور اندریون سے اچھے کام لینا بُرے کامون کو تیاگ کرنا اور ایسے کامون کا آپ کرتا نہونا کہنا کہ سرکا ہی دھرم ہے یہ کئی درجہ ہین کھٹ سمپت سدھ کرنا چاہیے وہ یہ ہے۔

کھٹ سمپت کا برنن

سم۔ دم۔ اپرتی۔ تتکشا۔ سمادھان۔ سردھا۔ سم اُسکو کہتے ہین کہ اچھا یعنی خواہش کو دور کرنا۔ دم کے معنی یہ ہین کہ اندریون کو دمن کرنا۔ اندری

بچار من سن کے گیان پیدا کیا وہ ایسا آدمی ہی کہ جیسا انجا یعنے بے ہاتھ و پانون کا ملاح
کہ آپ پار اوتر گیا ہی مگر اَور کو پار نہین اوتار سکتا یعنی اپنی مُکتی کا تو اُسنے سامان
کر لیا مگر اَور کے مُکتی کرانے کی سامرتھ نہین۔

(۳) تیسرا آدمی ایسا ہی کہ جسنے بید اور بید انت پڑہ کے گیان پیدا کیا اور اپنی
مُکتی کا راستہ جان لیا وہ ایسا ہی جیسا سب اعضا والا ملاح کہ آپ بھی پار
ہو سکے اور اَور کو بھی کر سکے یعنے وہ شخص اَور کسی کو شاستر کے پرمان سے
نسچے کرا کے مُکتی کا راستہ تبلا سکتا ہی اور گیان دلسکتا ہی۔

س۔ ہمکو ایسی راہ تبلاؤ کہ ہمارا اکلیان ہو۔

ج۔ اوّل چاہیے کہ سکامی کرم چھوڑو۔

س۔ سکامی کرم کے کیا معنی ہین۔

ج۔ سکامی کرم اُسکو کہتے ہین کہ اپنے اشٹ دیو سے اپنی پوجن پاٹ جگ
وغیرہ کا پھل نہ چاہنا اور جو دان پن کرے اُسکے عوض کچھ نچاہنا۔ کیونکہ اگر
چاہیگا تو پھر اُسکے پھل لینے کے لیے اس سنسار مین آنا پڑیگا اس سبب سے
پھل اور عوض سکامی کرم کا چاہنا نہین چاہیے اور معلوم کرو کہ برمھا وشن مہیش کو
سب طرحکی چیز دینے کی جو جسے چاہیے سامرتھ ہی مگر وہ چیز کسی کام کی نہین بہت
نقص ہین اوّل تو یہ کہ ایسے کام مین روپیہ بہت چاہیے۔ دوسرے یہ سب کام
دنیاداری کا چھوڑ کر طبیعت یکطرف کرکے اُنکے پوجا پاٹ مین مصروف ہونا
بہت پاکی و صفائی سے۔ تیسرے یہ کہ سو سو طرح کے جگ وغیرہ۔ ایسے
کارج مین بگھن ہوتے ہین۔ اگر اُنسے بچگیا تب پھل پانے کا وقت آیا۔ جو تھے
وہ پھل اُس جنم مین جس جنم مین بھگتی کی ملیگا اگلے جنم مین پاویگا اگر کچھ اگلی پرالبدہ کے
سبب سے کہ آگے بھی بھگتی کر چکا ہی تو اسی جنم مین پھل ملیگا اور اُسکے کی اچھا تھی

ادسمین اپنا بھوگ کرتی ہین - کارن سریر مین جیو دھرم راج کے یہان جوابدہ ہوتا ہی -
اور استھول سریر کی بھی چار اوستھا ہین - جاگرت - سپن - سشپتی - تریا -
جاگرت جاگنے کا نام ہی - سپن سونے کو کہتے ہین - سشپتی وہ چیز ہو کہ نہ جاگنا نہ سونا
اور چیتنیا برمھ کے پہچاننے مین رہنا - تریا کا بڑا درجہ ہی کہ برمھ کو پہچان کر سب مین ایک
بیاپک سمجھکر ہر وقت دھیان مین رہنا اور اُسکا روپ دیکھنا -

س - مہاراج ہمکو مکتی کی راہ تبلاؤ -

ج - تم کچھ بدیا پڑھے ہو -

س - بدیا پڑھنے سے کیا ہوتا ہی مین تو بدیا نہین پڑھا اور بدون بدیا پڑھنے کے
کیا مکتی نہین ہوسکتی -

بدیا کے گُن کا برنن

ج - صرف بید کے پڑھنے سے مکتی کا گیان نہین ہوتا ہی - بیدانت کے
پڑھنے سے اور ست سنگ سے مگر بیشتر وہی بات ہی کہ بیدانت پڑھے
کیونکہ وہ اور کو بھی گیان دے سکتا ہی چنانچہ تینون طرح کے آدمیون کا
تمسے درشٹانت کہتے ہین -

(۱) ایک شخص پنڈت ہی کہ وہ دنیا داری کام اچھی طرح کرا سکتا ہی مگر
بیدانت نہین دیکھا یہ اس وضع کا آدمی ہی جیسا اندھا ملاح کہ جو کوئی اُسکی
معرفت دریا اترے تو وہ پار نکر سکیگا اور ڈوبنے بھی نہین دیگا یعنی پنڈت
کہ اُسکو اس کام مین ساہرتھ ہی کہ اچھی اچھی جگ اور دان اور پوجا پاٹ
کرا کے اس سنسار اور سرگ مین گھما یا کریگا مگر ایسی صورت نہین کر سکتا کہ
پار اوتار دے یعنی مکتی کی راہ تبلا دے -

(۲) دوسرا آدمی اسطرحکا کہ جسنے ست سنگ اچھے آدمیون کا ان سے

پراپت ہوگی۔

مُکتی کا برنن

س۔ مہاراج مین نے سُنا ہی کہ مُکتی بُہت اَچھی چیز ہی مجھکو بتلاؤ کہ کیا بات ہی اور کیا صورت ہی۔

ج۔ مُکتی اُسکا نام ہی کہ جیو آواگون سے رہت ہوتا ہی اور برہم مین مل جاتا ہی۔

س۔ آواگون سے کیا تکلیف ہی اور مُکتی ہونے سے کیا آرام۔

ج۔ آواگون سے بُہت تکلیفات ہین اور مُکتی سے بُہت آرام کہ تھوڑا تھوڑا ہم سب بیان کرتے ہین۔ جب جیو سریر سے چھوٹتا ہی تب دھرم راج کے یہان حساب دینا پڑتا ہی جو جو اُسنے اَچھے کرم یا بُرے کرم کیئے ہین عوض ملتا ہی۔ چنانچہ اَچھے اور بُرے کرم دو طرح کے ہین۔ اَچھا کرم ایک ایسا ہی کہ لائق بھوگ کرنے سُرگ کے۔ اور دوسرا قابل بُھگتانے سنسار۔ اسیطرح بُرا کرم ایک لائق بھگتانی نرک اور دوسرا قابل بھوگ سنسار۔ جب اسکا حساب ہوکر اُسکو بدلا ملا۔ کام سُرگ اور نرک کے بُھگتا کے دنیا مین کسی کے پیٹ مین جنم لیا۔ وہان بھی ایک نرک ہی جب پیدا ہوا تب اپنے کرم بھوگے اور پھر اوس سریر مین جو جو کام نئے کیے اُنکا بدلا اگلے جنم مین پاویگا اسی طرح گھوم گھوم کے پھرتا رہیگا۔ اور مُکتی کا نام یہ ہی کہ ایک ہنس پوری ہی وہان کا حال یہ ہی کہ اُسکو کبھی زوال نہین نہ وہانکے رہنے والون کو۔ وہان ہمیشہ آنند رہتا ہی۔ جب جیو کی مُکتی ہوتی ہی تب وہان جاتا ہی۔ اور جب وہانکے جیوون کو اِچھا اپنے برمھ کے والپس کی ہوتی ہی۔ والپس ہوتے ہین

س۔ جب جیو سریر سے چھوٹتا ہی تب بدون سریر کے کیونکر جوابدہی کرتا ہی۔

ج۔ سریر تین پرکار کا ہی۔ استھول۔ سُکھم۔ کارن۔ استھول سریر نظر آتا ہی۔ جب آدمی سوتا ہی اُسوقت اندریان سوچھم سریر مین کہ بُہت باریک ہی نظر نہین آتا

سری گنیش آئنمہ

اول زبان پہ نام ہی گنپت کا سربسر
تس پیچھے رام نام ہی ہر شام وہر سحر

یہ مختصر بیان رستگاری کا سامان واسطے سالکان طریق نجات کے اولی تر نظر آیا۔ لہذا بندہ جی گوپال ولد دیوان پرمیشری داس صاحب قوم کایستھ ساکن ضلع و قصبہ اٹیہ نے بطریق ایک کتاب کے اسکو مرتب کر دیا۔ ناظرین و شائقین کتاب سے التجا ہی کہ جو شخص ملاحظہ کرین مؤلف کو دعای خیر سے یاد فرماوین۔

واضح ہو کہ اس کتاب مین مکتی ہونے کی راہ ہی۔ اور جو اس معاملہ مین چیلہ نے گرو سے سوال کیے ہین اور گرو نے جو کچھ جواب دیے ہین۔ وہ مندرج ہین۔ چنانچہ ایسی ترتیب سے لکھے ہین کہ جو کام پہلے کرنے کا ہی وہ اوّل اور باقی اسیطرح درجہ بدرجہ۔ جس کسی کی اچھیا مکتی کی ہو اور اسنے سنسکرت کی زبان مین کوئی گرنتھ بید انت سدھانت کا نہ پڑھا ہو تو اسکے پڑھنے سے اور عمل کرنے سے اسکو مکتی

Mokash Gayan

INDIAN INSTITUTE

پوتھی

موکش گیان

اسمین مکتی ہونے کے طریق بتائے ہین

کہ جو اس معاملہ مین چیلہ نے گرو سے سوال کیے ہین اور

گرو نے چیلہ کو جو کچھ جواب دیے ہین وہ سب مندرج ہین

اور ایسی

ترتیب سے سوالات وجوابات لکھے ہین کہ جو کام پہلے کرنے کا ہی وہ پہلے

لکھا ہی اور باقی اسیطرح درجہ بدرجہ

پس اسکے پڑھنے والے اور عمل کرنے والے کو مکتی پراپت ہوگی

جسکو

بکمال جذب دلی سے جی گوپال صاحب ولد دیوان پرمیشری داس صاحب قوم

کایستھ رئیس ضلع و قصبہ ایٹہ نے واسطے فائدہ گیانی اور بدھوان لوگون کے چھپوایا

بار دوم

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بطابقت اصل چھپی

سنہ ۱۸۸۷ ع

Moksh-gyān.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.